قطب الاقطاب عالمِ ربانی محدثِ کبیر حضرت اقدس مولانا سید حامد میاں نور اللّٰہ مرقدہٗ کے وہ مضامین جو پندرہ بیس برس قبل ماہنامہ انوار مدینہ میں شائع ہو چکے ہیں قارئین کرام کے مطالبہ اور خواہش پر ان کو پھر سے ہر ماہ سلسلہ وار ''خانقاہ حامدیہ'' کے زیر اہتمام اس مؤقر جریدہ میں بطورِ قندِ مکرر شائع کیا جا رہا ہے ! اللہ تعالیٰ قبول فرمائے (ادارہ)

تحویلِ قبلہ

﴿ نظرثانی وعنوانات : شیخ الحدیث حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

﴿ سَیَقُوْلُ السُّفَھَآءُ مِنَ النَّاسِ مَاوَلّٰھُمْ عَنْ قِبْلَتِھِمُ الَّتِیْ کَانُوْا عَلَیْھَا قُلْ لِّلّٰہِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ . وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّۃً وَّسَطًا لِّتَکُوْنُوْا شُھَدَآءَ عَلَی النَّاسِ وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَھِیْدًا وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَۃَ الَّتِیْ کُنْتَ عَلَیْھَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ یَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ یَّنْقَلِبُ عَلٰی عَقِبَیْہِ وَاِنْ کَانَتْ لَکَبِیْرَۃً اِلَّا عَلَی الَّذِیْنَ ھَدَی اللّٰہُ وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُضِیْعَ اِیْمَانَکُمْ اِنَّ اللّٰہَ بِالنَّاسِ لَرَءُ وْفٌ رَّحِیْمٌ ﴾ (سُورۃ البقرۃ : ۱۴۲ ، ۱۴۳)

''بے سمجھ لوگ (اب) یہ کہنے لگیں گے کہ کس چیز نے ان (مسلمانوں) کو ان کے اس قبلہ سے کہ جس پر وہ اب تک تھے ہٹا دیا ! ؟

آپ کہہ دیجئے کہ مشرق و مغرب سب اللہ ہی کی مِلک ہیں، وہ جسے چاہے سیدھی راہ چلا دیتا ہے ! !

اور اسی طرح ہم نے تمہیں ایک امتِ عادل بنایا ہے تاکہ تم گواہ رہو لوگوں پر اور رسول گواہ رہیں تم پر ! اور جس قبلہ پر آپ اب تک تھے اسے تو ہم نے اسی لیے رکھا تھا کہ ہم پہچان لیں رسول کا اتباع کرنے والوں کو اُلٹے پاؤں واپس جانے والوں سے ! یہ حکم گراں ہے مگر ان لوگوں کو نہیں جنہیں اللہ نے راہ دکھا دی ہے اور اللہ ایسا نہیں کہ ضائع ہو جانے دے تمہارے ایمان کو، یقیناً اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑا شفیق ہے بڑا مہربان ہے''

ان آیاتِ مبارکہ میں تحویلِ قبلہ کا ذکر فرمایا گیا ہے ''قبلہ'' جس کی طرف رخ کر کے عبادتِ نماز ادا کی جاتی ہے ایک ایماندار کے لیے جان سے بھی زیادہ محبوب ہوتا ہے، بغیر گرانی طبع کے اس کی تبدیلی آسان نہ تھی لیکن احکامِ نبویہ کے دلدادہ مسلمانوں کا حال یہ تھا کہ جب انہیں قبلہ بدل دینے کا حکم دیا گیا تو بخوشی انہوں نے اسے قبول کرلیا ! حتی کہ ایک جگہ تو ایسا ہوا کہ جب انہیں اطلاع پہنچی تو وہ نماز میں تھے اور عین نماز کی حالت میں انہوں نے اپنا رخ قبلہ کی طرف پھیرلیا ! !

بیت المقدس مدینہ منورہ کے شمال میں ہے اور کعبۃ اللہ جنوب میں ہے، ان حضرات نے نماز ہی میں شمال سے جنوب کی طرف رخ کرلیا، جدھر پہلے رخ تھا ادھر پشت ہوگئی ! یہ مسجد اب تک موجود ہے اور اس میں نشانات قائم رکھے گئے ہیں اور یہ مَسْجد ذِی الْقِبْلَتَیْن یا مَسْجِد قِبْلَتَیْن کہلاتی ہے ! !

دوسری آزمائش

اپنے زمانہ میں دنیا کے ایک عظیم محدث اور علامہ حضرت مولانا انور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ

''حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جس طرح مکہ مکرمہ میں اپنے بیٹے (اسماعیل علیہ السلام) کی قربانی دی، اسی طرح بیت المقدس کے قریب ان کے دوسرے بیٹے حضرت اسحق علیہ السلام کے بارے میں بھی کوئی خاص آزمائش لی گئی ! اور مکہ مکرمہ کو اولادِ اسماعیل کا قبلہ قرار دیا گیا اور بیت المقدس کو اولادِ اسحق کا ! اور یہ حکم دیا گیا کہ اگر اولادِ اسماعیل میں سے کوئی شخص ایسی جگہ جائے کہ جہاں اولادِ اسحق ان سے زیادہ تعداد میں رہتی ہو تو وہاں وہ بھی بیت المقدس کی طرف ہی رخ کر کے نماز پڑھیں اور اگر اولادِ اسحق میں سے کوئی ایسی جگہ جائے جہاں اولادِ اسماعیل کی کثرت ہو تو وہ بیت اللہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھے'' ! !

(عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْھِمَا السَّلَام)

مکہ مکرمہ میں نماز اور اللہ کی پسند

نبی کریم علیہ الصلٰوۃ والتسلیم جب تک مکہ مکرمہ میں رہے تو اسی طرح نماز پڑھتے رہے کہ آپ کا رخ کعبۃ اللہ کی طرف بھی ہو اور بیت المقدس کی طرف بھی ہو ! پھر جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو مذکورہ بالاحکم کے تحت آپ نے نماز میں اسی طرف رخ کیا جس طرف آلِ یعقوب بن اسحٰق یعنی یہود رخ کرتے تھے ! لیکن اللہ تعالیٰ کی پسند یہ تھی کہ آلِ اسماعیل کا قبلہ اب ساری دنیا کا قبلہ بنا دیا جائے ! کیونکہ یہ حضرت ابراہیم، حضرت نوح اور حضرت آدم علیہم السلام کا قبلہ تھا یہی وہ عظیم مقام تھا کہ جس کا طواف سب انبیاء کرام نے کیا ! صاحبِ توراۃ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی کیا ! !

زمین کا وسط

زمین کی پیدائش ہوئی تو یہ حصہ سب سے پہلے پیدا ہوا ! غرض یہ وسطِ ارض تھا اور خدا کا سب سے پہلا گھر ! تفسیر ماجدی میں ص ۵۰ پر ہے کہ

> ''اسمتھ اپنی تصنیف ''لیکچرز آن محمد اینڈ محمد ازم'' میں ص ۱۶۶ پر لکھتے ہیں :
> بنائے کعبہ کا سلسلہ حسبِ روایات اسماعیل اور ابراہیم علیہما السلام تک پہنچتا ہے بلکہ شیث و آدم علیہما السلام تک اور اسی کا نام ''بَیْتُ الْاِیْل ''[۱] خود اس پر دلالت کرتا ہے کہ اسے ابتدائی شکل میں کسی ایسے ہی بزرگ قبیلہ نے تعمیر کیا ہے !
> سر ولیم میور ''لائف آف محمد'' کے مقدمہ میں ص ۱۰۲ و ص ۱۰۳ پر لکھتا ہے :
> مکہ کے مذہب کی تاریخ بہت ہی قدیم ماننی پڑتی ہے ! روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ کعبہ ایک نامعلوم زمانہ سے ملک عرب کا مرکز چلا آتا ہے جس مقام کا تقدس اتنے وسیع رقبہ میں مُسلّم ہو اس کے معنی ہی یہ ہیں کہ اس کی بنیاد قدیم ترین زمانہ سے چلی آتی ہے'' ! ! !

---

[۱] یعنی بیت اللہ ، اللہ کا گھر

اب وقت آ گیا تھا کہ بنائے آدم و ابراہیم علیہما السلام کی طرف رخ کرنے کا حکم دیا جائے، چنانچہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے قلبِ اطہر نے مرادِ باری تعالیٰ کو قبول کرنا شروع کر دیا اور جس طرح اگلی آیات میں ذکر ہے، آپ اس شوق میں بے چینی کے ساتھ آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا کرتے تھے حتی کہ یہ حکم نازل ہوا !

ان ہی آیات میں یہ ذکر بھی ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو خیال ہوا کہ ہماری ان نمازوں کا کیا ہوگا جو پہلے بیت المقدس کی طرف پڑھی گئیں تو حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

﴿ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴾[1]

''اور اللہ ایسا نہیں کہ ضائع ہو جانے دے تمہارے ایمان کو یقیناً اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑا شفیق ہے بڑا مہربان ہے'' ! !

یہاں ''نماز'' کو ''ایمان'' کے لفظ سے تعبیر فرمایا گیا ہے کیونکہ نماز ایمان کے اہم ترین ارکان میں سے ہے ! امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الایمان میں روایات سے یہی تفسیر نقل فرمائی ہے۔

قبلہ کیا ہے ؟

حق تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا کہ ﴿ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ﴾[2]

''آپ کہہ دیجیے کہ مشرق و مغرب سب اللہ ہی کی مِلک ہیں''

قبلہ کی حقیقت بھی بتلا دی کہ ہمارا حکم مانتے ہوئے کسی طرف رخ کر لینا، یہ ہی قبلہ ہے، ہم چاہے جس طرف بھی رخ کرنے کا حکم دے دیں ! کیونکہ کعبۃ اللہ کی عمارت کی طرف رخ کرنا مقصود نہیں ہے اگر خدانخواستہ تجدیدِ تعمیر کے لیے کسی وقت کعبۃ اللہ کو منہدم کر دیا جائے اور زمین ہموار کر دی جائے تب بھی اسی (جہت کی) طرف رخ کیا جائے گا ! اگرچہ عمارت کی بنیادیں بھی برآمد کر لی گئی ہوں اور وہاں سامنے کعبہ شریف کا ایک پتھر بھی نہ ہو ! !

---

[1] سُورۃ البقرۃ : ۱۴۳ [2] سُورۃ البقرۃ : ۱۴۲

کیونکہ دراصل رخ کرنا تو اس تجلّیٔ باری تعالیٰ کی طرف ہے جو اس نے اس مقام پر رہتی دنیا تک کے لیے دائم فرمادی ہے، نہ کہ عمارت یا عمارت کے پتھروں کی طرف ! !

اسی طرح اگر کسی کو غیر آباد جگہ اور اندھیرے میں رخ نہ معلوم ہو تو جس طرف اس کا دل گواہی دے نماز پڑھ لینے سے ادا ہوجاتی ہے ! ! !

ان آیات سے ایک سبق یہ ملتا ہے کہ حقیقتِ ایمان یہ ہے کہ احکامِ خداوندی کی دل و جان سے اطاعت کی جائے اور اپنی عقل وعلم و دانش کو ان احکام کی تائید میں صرف کیا جائے اور انہیں اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھا جائے ! ! اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیقِ خیر بخشے، آمین !

حامد میاں غفرلہ

۱۶؍شعبان ۱۳۹۳ھ/ ۱۵؍ستمبر ۱۹۷۳ء بروز ہفتہ

جامعہ مدنیہ جدید کے فوری توجہ طلب ترجیحی امور

(۱) مسجد حامد کی تکمیل

(۲) طلباء کے لیے دارالاقامہ (ہوسٹل) اور درسگاہیں

(۳) کتب خانہ اور کتابیں

(۴) پانی کی ٹنکی

ثواب جاریہ کے لیے سبقت لینے والوں کے لیے زیادہ اجر ہے